نظرات

اُف یہ مہنگائی، نہیں نہیں یہ مہنگائی نہیں اسے مہنگائی نہیں کہتے ہیں۔ مہنگائی تو اسے کہتے سی چیز کی قیمت ایک روپیہ سے بڑھ کر سوا روپیہ ہو جائے یا حد ہے ڈیڑھ روپے ہو جائے۔ لناس کے لئے اشیائے خورد و نوش کی کوئی چیز ایک روپیہ سے ایکدم بڑھ کر سوا روپیہ ہو جائے غریب عوام پر مہنگائی کی مار ہی سے تعبیر کیا جائے گا اور اس پر عوام کا رونا بلکنا اپنی جگہ جائز ںتی ہے۔ لیکن جب اشیائے خورد و نوش کی کوئی چیز مثلاً دال ارہر ۱۷ روپے فی کیلو بازار میں بکتے یکدم چالیس بیالیس اور پینتالیس روپے ہو جائے تو اسے ہم کیا کہیں گے۔ اسے مہنگائی کہنا مہنگائی نی ہے۔ اس طرح تو کبھی بھی مہنگائی ہوتی سنی نہیں گئی اسے تو ہم بلا مبالغہ لوٹ کا نام ہی دیں گے مہنگائی نہیں بلکہ لوٹ ہے اور اس لوٹ کو عوام بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور دل و سے برداشت بھی کر رہے ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ حکومت بھی دیکھ رہی ہے مگر اس پر ومت کے کانوں میں جوں تک نہیں رینگتی ہے۔ بھلا بتایئے تو سہی یہ حد نہیں تو اور کیا ہے کہ پیاز مولی قیمت کی چیز بھی آج گراں قدر بن گئی ہے اور عجب نہیں مہنگائی نہیں بلکہ لوٹ کا یہی حال ریب عوام کی پہنچ سے پیاز دور ہو جائے گی اور یہ خواص کے محلوں کے یہاں کی قیمتی جنس نے گی۔

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی جو ابھی کل تک اپوزیشن میں بیٹھ کر مہنگائی روتی تھی مہنگائی پر بازار بند کرا دیا کرتی تھی مہنگائی پر شور شرابہ کر کے حکومت کے ایوانوں زلے پیدا کرتی تھی آج اس کی حکومت کے سائے میں معمولی چیزوں کی قیمتیں آسمان چھو رہی ں سے عوام الناس کا بہت برا حال ہو گیا ہے ایک لفظ میں اس کو بیان کریں تو یہ کہنا مناسب

لااشیائے ضروریہ کی چیزوں کی آسمان چھوتی قیمتوں نے غریب عوام کا کچومر ہی نکال دیا ہے
یان نہ ہوگا - آٹا دال چاول سب مہنگے بہت مہنگے عوام کی پہنچ سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اور
، پہ مستزاد موسمی سبزیوں کی کمیابی بلکہ نایابی نے رہی سہی کسر بھی نہیں چھوڑی ہے۔ پیاز کے بعد
ی آسمان چھوتی قیمت کو بھی پالک مولی ٹماٹر جب بازار میں خریدنے کوئی نکلتا ہے تو وہ ان کی
ت پوچھ کر اور اپنی جیب ٹٹول کر مایوس واپس گھر آکر رونے بلکنے لگتا ہے۔ کیا یہ ہی بھارتیہ
ا پارٹی کا حکومتی نظام چلانے کا طریقہ ہے جس میں غریب عوام کی کوئی پوچھ ہی نہیں ہے۔

ں اشیائے خورد و نوش کی قلت بلکہ قحط نے عوام کا دم نکال دیا ہے وہاں خوردنی تیل میں
وٹ سرسوں کے تیل میں ایسے اجزاء کی شمولیت جس سے عوام میں بیماری پھیلی اور اس کے بعد
سے ان تیلوں کا فقدان اور پھر جب بازار میں یہ آیا تو ۳۸ روپے فی کیلو تیل سے بڑھ کر ایکدم
روپے تک اس کی قیمت کا پہنچ جانا محیر العقول نہیں تو اور کیا ہے؟ ہائے یہ مہنگائی نہیں بلکہ یہ
ہے جسے دیکھ کر یہ کہنے میں ہمیں کوئی حجاب نہیں ہے کہ بیوپاری طبقہ اس موقع کی تلاش میں
کہ عوام الناس کی جیبیں آن کی آن میں خالی کرالی جائیں؟

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر اشیائے خورد و نوش کی آسمان چھوتی قیمتوں کا یہ ہی حال رہا تو وہ دن
ر نہیں جب عوام کا جینا ہی دوبھر ہو جائے گا۔

عوام الناس جہاں اشیائے خورد و نوش کی قلت و قحط سے دوچار ہیں وہیں لا اینڈ آرڈر کا
لہ بھی ان کے لئے وبالِ جان بنا ہوا ہے۔ چوریاں ڈکیتیاں اور قتل کی خبریں روزانہ اخبارات
اکثرت سے پڑھنے کو مل رہی ہیں۔ ہر شخص پریشان ہے کہ ہندوستان جیسے جنت نشان کہا
ہے وہاں کب تک یہ دل دہلا دینے والی خبریں سننے کو ملتی رہیں گی۔ یہ تو دیمک کی طرح ملک کو
نے والی ہیں۔ جو بھی اس کا ذمہ دار ہے وہ بلاشبہ ملک و قوم کا غدار ہے اور ملک و قوم کے
اروں کو کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا ہے۔ گذشتہ دنوں دہلی کے عوام کو طرح طرح کی مشکلات کا
سامنا کرنا پڑا ہے۔ بسوں کی ہڑتال، پانی بجلی کی قلت اور تکلیف دہ حد تک ان کی کمیابی نے
م الناس کا بُرا حال کر دیا ہے ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے ہم ان واقعات وحالات
عوام الناس کو پہنچی ان تکالیف کی مذمت کر سکیں۔ آخر کب تک یہ حالات قائم رہیں گے حکومت